نبی اکرم ﷺ کی رحلت

اور نماز جنازہ

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

ترتیب و تدوین

مولانا طفیل احمد عثمانی

ناشر
اہل بیت پبلیشر

نبی اکرم ﷺ کی رحلت

اور نماز جنازہ

ترتیب و تدوین:

مولانا طفیل احمد عثمانی

ناشر

اہل بیت پبلیشر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نامِ کتاب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت اور نماز جنازہ

ترتیب و تدوین: مولانا طفیل احمد عثمانی

کمپوزنگ: ابن عباس عثمانی

اشاعت نمبر: اوّل

تعداد: ۱۱۰۰

صفحات: ۴۰

تاریخ اشاعت: ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ (جنوری 2017)

ملنے کا پتہ

سندھ کے تمام بڑے اسلامی کتب خانوں سے دستیاب ہے

فہرست

۱	عرض مرتب	۴
۲	اصحابؓ رسول ﷺ	٦
۳	حضور کریم ﷺ کی رحلت	۷
۴	حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضور کریم ﷺ کو بوسہ دیا	۹
۵	عاشقان پیغمبر ﷺ پر صریح بہتان	۱۱
٦	شیعہ کی معتبر کتابوں سے رسول اللہ ﷺ کے جنازہ میں صحابہ کرامؓ کی شرکت	۱۵
۷	اہلسنت کی معتبر کتابوں سے نبی کریم ﷺ کی نماز جنازہ میں صحابہ کرامؓ کی شرکت	۲۱
۸	حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی جنازہ اور تدفین میں موجودگی	۲۵
۹	حضرت ابو طلحہؓ نے لحد تیار کی	۲٦
۱۰	خلاصہ	۲۷
۱۱	نبی اکرم ﷺ کی جنازہ نماز دو دن تک ہوتی رہی	۲۸
۱۲	جنازہ مبارکہ کو دو دن تک کیوں رکھا گیا؟	۲۹
۱۳	انبیاء علیہم السلام کا جسم اطہر محفوظ ہوتا ہے	۳۰
۱۴	جنازہ سے پہلے خلافت کا مسئلہ	۳۱
۱۵	اہلسنت کی طرف سے سوالات	۳۳
۱٦	آخر میں امام اہلسنت حضرت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کی ایک تقریر کا اقتباس	۳۴
۱۷	اصل کتابوں سے عکس ملاحظہ فرمائیں۔ صفحہ ۳٦ سے ۴۸ تک۔	

عرض مرتب

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے دین کے احیاء وبقاء کے لیے ایک مخصوص جماعت (صحابہ کرامؓ) کو منتخب فرمایا، جن کی ساری زندگی حضور کریم ﷺ کی معیت میں وقف تھی، اعلائے کلمۃ اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنا مقصود حیات سمجھتے تھے، صحابہ کرامؓ کی زندگی کا نصب العین صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کو نبی پاک ﷺ کے فرمان کی روشنی میں دنیامیں رائج کرکے آخرت کو سنوارنا تھا، صحابہ کرامؓ نے اپنی جان ومال، قرابت واقتدار تک سب حضور کریم ﷺ کے قدموں پر قربان کردیا، دین اسلام کی کامیابی کے لیے ہر طرح کی قربانی پیش کرکے آخرت کی کامیابی وکامرانی حاصل کی، صحابہ کرامؓ وہ عظیم اور مقدس ہستیاں ہیں جن کی نظر چشم فلک نے اس سے پہلے کبھی دیکھی نہ قیام قیامت تک دیکھ سکے گی، صحابہ کرامؓ ہی دین اسلام کی صداقت وحقانیت کے عینی گواہ اور اصل شواہد ہیں، اس لیے صحابہ کرامؓ کی عدالت وصداقت دراصل اسلام کی عدالت وصداقت ہے، اور صحابہ کرامؓ سے بغض رکھنا اور تنقیص کرنا درحقیقت اسلام سے بغض وتنقیص کرناہے، اس لیے اسلام کے دشمنوں نے سب سے پہلے اسلام کی اس بنیاد (صحابہ کرامؓ) کو کمزور کرنے کی ناپاک جسارت کی، عبد اللہ بن سبا یہودی کی اس ذریت نے اہلبیت کی محبت کا لیبل لگا کر اسلام کی جڑوں پر کلہاڑا چلانا شروع کیا، تو دین اسلام کے سپاہیوں نے دشمنِ اسلام کے ہر

وار کو ناکام بنا دیا ہے، اسلام کے دشمنوں نے صحابہ کرامؓ واہل بیت عظامؓ پر اعتراض کر کے سادہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے، ہم نے اسے پہلے بھی امام اہلسنت حضرت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کے دروس میں سے دو درس بعنوان درس حدیث اور واقعہ قرطاس اور افسانہ فدک تحریر کر کے اہل علم کے سپرد کیا، جس سے اہل علم نے خوب استفادہ کیا، ابھی ایک اور اعتراض کا جواب تحریر کیا ہے، اِنْ شَاءَ اللہ یہ بھی اہل علم کے لیے بہت ہی فائدے مند ثابت ہو گی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے یہ کتابچہ لکھنے کی توفیق بخشی، یہ اتنا اہم کام مجھ کم علم، کم فہم سے لیا، یہ میرے رب کا مجھ پر بڑا ہی احسان ہے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ اس کو شرف قبولیت فرمائے، اور خواص وعوام کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے، آمین

اللہ تعالیٰ ان تمام معززین کو دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی عطا فرمائے جنہوں نے میرے ساتھ تعاون کیا اور میری ہمت افزائی فرمائی۔ آمین۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس تحریر کو میرے لیے اور میرے والدین کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین ثم آمین۔

ابو طلحہ طفیل احمد عثمانی

اصحاب رسول ﷺ

جان نثاری اور محبت کی داستانیں دنیا کی تاریخ میں عجیب و غریب ملتی ہیں مگر عشق و محبت کا کمال جو اصحاب رسول ﷺ میں جاگزین و دل نشین ہوا اس کی نظیر و مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ وہ لوگ اپنی جان مال، عزیز و اقارب، دوست احباب، گھربار سب کچھ عشق و محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں قربان کرنے کے لیے ہر وقت مضطرب و بے قرار رہتے تھے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اشارے پر گردنیں کٹوانے کو فخر و عزت سمجھتے تھے۔ حبّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی بیوی بچے، جان و مال، گھربار قربان کرنے سے دریغ و گریز نہ کرتے تھے۔ جہاں صحابہ کرامؓ کو خطرہ ہوا کہ دشمنوں کی طرف سے حضور پرنور ﷺ کو کانٹا چُبھے گا وہاں اپنی گردنیں اور سر کٹوا دیے مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کانٹا چبھنے نہ دیا۔ ہر مشکل سے مشکل گھڑی میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع رہے۔ کسی وقت بھی آپ ﷺ کا مبارک و مقدس دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا، تو ایسے جان نثار و وفادار ساتھیوں کے متعلق اس قسم کا گمان کیا جا سکتا ہے کہ نبی ﷺ کے ان جان نثاروں نے جن کی جابجا قرآن مجید میں تعریف و توصیف کی گئی ہے وہ

اخیر وقت میں جناب رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر حضور پر نور ﷺ کے جنازے تک کو ترک کر دیں؟ (العیاذ باللہ)

سادہ لوح مسلمانوں میں اس قسم کا مکروہ پروپگینڈا اور بے بنیاد چرچا پھیلا کر ان دین اسلام کے پیشوا، دین اسلام کے ائمہ، نجوم ہدایت صحابہ کرامؓ کے حق میں بد ظنی و بد گوئی پر آمادہ کر کے ان کی دنیا و آخرت کو تباہ و برباد کرتے ہیں۔ ہم اس رسالہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کی خاطر، اہلسنت اور شیعہ کی معتبر کتابوں سے ایسے حوالہ جات اور ان کیمعتبر کتابوں سے اصل عکس عوام الناس کے سامنے پیش کریں گے جن کو دیکھ کر انشاء اللہ روز روشن کی طرح یہ بات ثابت ہو جائیگی کہ حضور پر نور ﷺ کے انتقال کے بعد تمام مہاجرین وانصار نے آپ ﷺ کی جنازہ نماز پڑھی۔ اور یہ ان محبان رسول ﷺ پر صریح بہتان اور جھوٹ ہے کہ ان حضرات نے حصولِ خلافت و حکومت کی خاطر نبی اکرم ﷺ کا جنازہ چھوڑ دیا۔

حضور کریم ﷺ کی رحلت

رحمۃ اللعالمین خاتم المعصومین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رحلت کا واقعہ جس نے دنیا کو نبوت ورسالت کے فیوض وبرکات اور وحی ربانی کے انوار و تجلیات سے محروم کر دیا، بروز دوشنبہ دوپہر کے وقت ۱۲ ربیع الاول کو پیش آیا، اس رحلت رسول ﷺ کی خبر کا کانوں میں پہنچنا تھا کہ جیسے مدینہ منورہ

میں قیامت آگئی، سنتے ہی صحابہؓ کے ہوش اڑ گئے، تمام مدینہ میں تہلکہ پڑ گیا، جو بھی اس واقعہ کو سنتا تھا ششدر و حیران و پریشان رہ جاتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا جری شخص بھی فراق رسول میں بے ساختہ ہو گیا اور اس کی پریشانی اور حیرانی تو سب ہی سے زیادہ تھی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک سکتہ کے عالم میں تھے، دیوار سے پشت لگائے بیٹھے تھے، شدت غم کی وجہ سے بات تک نہیں کر سکتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ زار و قطار روتے تھے، روتے روتے بے ہوش ہو گئے، اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ازواج مطہراتؓ پر جو صدمہ اور الم کا پہاڑ گرا اس کا پوچھنا ہی کیا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی پریشانی میں سخت بے حواس تھے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وصال کے وقت موجود نہ تھے، (کیونکہ) پیر کے صبح کو جب دیکھا کہ آپ ﷺ کو سکون ہے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ بحمد للہ اب آپ ﷺ کی طبیعت بہتر ہے، اگر اجازت ہو تو گھر سے ہو کر آؤں، آپ ﷺ نے فرمایا اجازت ہے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے اجازت لے کر گھر چلے گئے جو مدینہ سے ایک میل کے فاصلہ پر تھا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تو گھر چلے گئے، زوال کے وقت حضور کریم ﷺ کی رحلت ہو گئی، جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس حادثہ کی خبر پہنچی تو فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ پہنچے۔ مسجد نبوی کے دروازہ پر گھوڑے سے اترے، غمگین آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور ہچکیاں بندھی ہوئی تھیں اور سینہ سانس

سے پانی کے گھڑے کی طرح ہل رہا تھا۔ **(سیرت المصطفیٰ ﷺ جلد سوم صفحہ ۸۷)**

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضور کریم ﷺ کو بوسہ دیا

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے اجازت لے کر صلواۃ وسلام پڑھتے ہوئے حجرہ مبارکہ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ کے چہرہ انور کو کھولا اور پیشانی مبارکہ کو بوسہ دیا اور زار و قطار روتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ ﷺ حیات اور موت دونوں میں پاکیزہ ہیں۔**(صحیح البخاری جلد اول صفحہ ۶۴ مکتبہ رحمانیہ لاہور)** پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حجرہ سے باہر مسجد نبوی میں آئے اور لوگوں کی تسلی کے لئے کھڑے ہو کر خطبہ دیا ، جس کا ایک کثیر حصہ صلاۃ وسلام پر مشتمل تھا، پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی کے مشورہ سے حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ، اور ان کے دونوں صاحبزادے حضرت فضلؓ اور حضرت قثمؓ نے نبی پاک ﷺ کو غسل دیا۔**(البدایہ والنہایہ جلد۵ صفحہ ۲۶۰، سیرت المصطفیٰ ﷺ جلد۳ صفحہ ۹۵)**

جب آپ ﷺ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو جنازہ مبارکہ کو قبر کے کنارے رکھ دیا گیا، اب ایک گروہ حجرہ میں آتا تھا اور تنہا نماز پڑھ کر باہر واپس جاتا تھا، پھر دوسرا لشکر جاتا تھا، کوئی کسی کی امامت نہیں کرتا تھا، الگ الگ نماز بغیر امام کے پڑھ کر واپس آجاتے تھے۔ **(ابن ماجہ ۱۱۷ قدیمی کتب خانہ کراچی)**

اول گروہ کی اول صف میں حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ تھے **(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۲۳۸، حیاۃ الصحابہؓ جلد ۲ صفحہ ۴۳۹)**

چنانچہ دو دن رات مسلسل نماز جنازہ ہوتا رہا۔ **(البدایہ والنہایہ جلد ۵ صفحہ ۲۶۵۔ شیعہ کتاب حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۰۲۲)**

اور جنازہ میں مردوں عورتوں اور بچوں نے مدینہ اور اطراف مدینہ سب نے شرکت کی۔ **(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۲۳۸)**

تجہیز تکفین وجنازہ کے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ آپ ﷺ کہاں دفن ہوں، تو حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ

«مَا قَبَضَ اللّٰہُ نَبِیًّا إِلَّا فِی الْمَوْضِعِ الَّذِی یُحِبُّ أَنْ یُدْفَنَ فِیهِ»

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پیغمبر اسی جگہ دفن ہوتے ہیں جہاں ان کی روح قبض ہوتی ہے **(جامع ترمذی صفحہ ۱۹۷ قدیمی کتب خانہ کراچی)**

چنانچہ اسی جگہ پر نبی کریم ﷺ کا بستر ہٹا کر قبر کھودنا تجویز ہوا، لحد کھودنے میں حضرت ابو طلحہؓ ماہر تھے، انہوں نے آپ ﷺ کے لئے لحد تیار کی۔ حضرت علیؓ حضرت عباسؓ اور اِن کے دونوں صاحبزادوں نے آپ ﷺ کو قبر مبارکہ میں اتارا، جب دفن سے فارغ ہوئے تو حضرات صحابہ کرامؓ کف افسوس ملتے ہوئے اور خون کے آنسو بہاتے ہوئے اور اس مصیبت کبریٰ پر **إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْهِ رَاجِعُونَ** پڑھتے ہوئے گھروں کو واپس ہوئے **(سیرت المصطفیٰ ﷺ ج سوم ص ۹۸)** نبی کریم ﷺ کی وفات کا بیان مختصراً قارئین کرام نے پڑھ لیا۔

اب شیعہ لوگ سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے بہت سے افسانے تراشتے ہیں، تاکہ وہ اپنے مذموم مقصد میں کامیاب ہو سکیں، ان من گھڑت افسانوں میں سے ایک یہ بھی افسانہ سناتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس دارِ فانی سے راہیٔ بقا ہو گئے تو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے حصولِ خلافت کے لیے اس قدر کوشش کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ بھی چھوڑ دیا، شیعہ کہتے ہیں کہ تقریباً تمام صحابہؓ اور خصوصاً حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ نہیں پڑھا اور وہ اس اعتراض کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ گمراہ ہوں اور خلفاء ثلاثہؓ سے بد ظن ہوں کہ جن لوگوں نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی نہ تدفین میں شامل ہوئے وہ خلیفہ کیسے ہو سکتے ہیں؟ شیعوں کا یہ دعویٰ ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب **(جلاء العیون مترجم جلد اول صفحہ ١٥٦)** میں بھی لکھا ہے۔ عکس صفحہ ٣٦ پر ملاحظہ فرمائیں۔

عاشقان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر صریح بہتان

دشمنان اسلام کی طرف سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ایسا صریح جھوٹ ہے کہ جس جھوٹ کی کوئی بنیاد ہی نہیں، سادہ مسلمانوں میں اس غلط قسم کا پروپیگنڈہ اور بے بنیاد باتیں پھیلا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار صحابہؓ و اہل بیتؓ سے بد ظنی و بد گوئی کر کے اپنی دنیا و آخرت تباہ و برباد کرتے ہیں۔ ہم اس طعن کا تفصیلی جواب عرض کرنے سے پہلے یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ تمام صحابہ

کرامؓ کو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے جو عقیدت و محبت تھی، وہ دنیا میں کسی دوسرے انسان کو میسر نہیں آسکی، اسکی صرف ایک مثال صلح حدیبیہ سے اور وہ بھی شیعہ کی کتاب سے، کہ جب کفار کی طرف سے عروہ بن مسعود ثقفی صلح کے لیے آیا، اور اس نے واپس جا کر اپنی قوم کو کہا کہ

واللہ ما رأیت ملکا قط یعظمہ أصحابہ ما یعظم أصحاب محمد محمدا یقتتلون علی وضوئہ ویتبادرون لامرہ ویخفضون أصواتھم عندہ وما یحدون الیہ النظر تعظیما لہ (تفسیر مجمع البیان ج۹ ص۱۵۰، بحار الانوار ج۲۰ ص۳۳۲)

خدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کی ایسی تعظیم نہیں دیکھی، جو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعظیم کرتے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب انہیں کوئی حکم دیتے ہیں تو وہ فوراً بجالاتے ہیں، اور جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وضو کرتے ہیں تو وضو کا پانی حاصل کرنے کے لیے نوبت یہاں تک آجاتی ہے کہ کہیں آپس میں لڑ نہ پڑیں، اور جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے گفتگو ہوتی ہے تو آوازیں پست رکھتے ہیں اور آپ کی طرف بوجہ تعظیم نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتے **(تفسیر مجمع البیان جلد ۹ صفحہ ۱۵۰ البنان۔ بحار الانوار جلد ۲۰ صفحہ ۳۳۲)**

یہ تھی ایک کافر کی گواہی کہ صحابہ کرامؓ کے دل میں جو عشق رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا اس کی مثال کائنات میں نہیں ملتی، ایک طرف یہ غیر مسلم کی شہادت اور دوسری طرف یہ نام نہاد مؤمن کلانے والے صحابہ کرامؓ اور اہلبیت عظامؓ کے بغض کی وجہ سے یہ غلط پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جنازہ نہیں پڑھا ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی اور ان کا ایمان بچانے اور دنیا و آخرت کی بھلائی کے پیش نظر شیعہ اہلسنت کے معتبر کتابوں سے

ایسے حوالے نقل کریں گے جس سے دن کی روشنی کی طرح یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ نبی کریم ﷺ کا جنازہ مبارک تمام صحابہ کرامؓ نے ادا کیا حتیٰ کہ مہاجرین و انصار صحابہ میں کوئی ایک بھی ایسا نہ رہا جس نے نبی کریم ﷺ کا جنازہ ادا نہ کیا ہے یعنی تمام صحابہ کرامؓ مہاجرین و انصار نے نمازِ جنازہ ادا کیا

لیکن پھر بھی یہ شور مچانا کہ صحابہ کرامؓ نے نبی اکرم ﷺ کا جنازہ ادا نہ کیا، یہ ان عاشقان پیغمبر ﷺ پر صریح بہتان اور جھوٹ ہے۔ اگر شیعہ اپنی کتابوں کا مطالعہ کریں تو ایسی باتیں کہنے سے ان کو شرم آتی اور اعتراض کرنے کی نوبت ہی نہ آتی۔ لیکن جن کی قسمت میں علم نہ ہو وہ اعتراض نہ کریں تو کیا کریں۔

سب سے پہلے صرف ایک روایت اور اس کا خلاصہ اور اسکے بعد شیعہ کی کتابوں سے دس حوالے پیش کرینگے۔

البدایہ والنہایہ (تاریخ ابن کثیر):

"جب رسول اللہ ﷺ کو کفن پہنایا گیا اور چارپائی پر رکھا گیا، تو حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ مہاجرین و انصار کی جماعت کے ساتھ آئے، یہ لوگ اتنی تعداد میں تھے جتنے گھر میں آسکتے تھے، دونوں (حضرات صدیقؓ و فاروقؓ) نے کہا **السلام علیك ایھا النبی و رحمة الله وبرکاته** ، اور پھر حضرات مہاجرین اور انصار نے بھی اسی طرح سلام عرض کیا، جس طرح شیخینؓ نے عرض کیا۔ پھر تمام حضرات صفوں کی صورت میں کھڑے ہو گئے لیکن کسی نے امامت نہیں کروائی۔۔۔ اور آپ دونوں حضرات (حضرت ابو بکر اور حضرت عمر) پہلی صف میں کھڑے ہو کر نبی پاک ﷺ کے سامنے کہا۔۔ کہ اے اللہ ہم گواہ ہیں کہ حضور کریم ﷺ نے وہ تمام کچھ پہچا دیا جو ان کی طرف اتارا گیا، اسی طرح ایک گروہ سلام کر کے نکل جاتا اور دوسرا آجاتا حتی کہ تمام

مرد (جنازہ نماز) سے فارغ ہوگئے، پھر عورتیں اور انکے بعد بچے آئے (انہوں نے نماز جنازہ پڑھی) اور کہا گیا ہے کہ لوگوں نے جب آپ ﷺ پر صلوٰۃ سلام بھیجا وہ پیر کا دن اور زوال کے بعد کا وقت تھا، اور لوگ تین دن تک آپ ﷺ پر صلوٰۃ سلام پڑھتے رہے"

(البدایہ والنہایہ اردو ج۵، صفحہ۳۶۱۔ آپ ﷺ کے غسل جنازہ اور تدفین کا بیان عکس صفحہ ۳۷ پر

(طبقات ابن سعد اردو جلد ۱ حصہ ۲ صفحہ ۲۳۸) عکس صفحہ ۳۸ پر

(تاریخ ابن خلدون اردو جلد ۲ حصہ اول صفحہ ۱۷۱)

(سیرۃ حلبیہ جلد ۳ صفحہ ۳۹۴)

روایت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کا جنازہ عام لوگوں کی طرح نہیں پڑھا گیا، بلکہ بغیر امام کے لوگ صف در صف صلوٰۃ و سلام بھیج کر واپس آجاتے، اور دوسرے چلے جاتے، حتیٰ کہ مرد، عورتیں اور بچے حاضری دے کر فارغ ہوگئے، حضور ﷺ کی نماز جنازہ یہی تھی، اور یہاں سے یہ بھی واضح ہوا کہ نماز جنازہ ادا کرنے والوں میں سب سے پہلے پہلی صف میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کھڑے تھے، لہٰذا ایہ کہنا کہ یہ دونوں حضراتؓ حضور کریم ﷺ کا جنازہ چھوڑ کر خلافت کے پیچھے بھاگتے رہے صریح بہتان ہے، اور سراسر الزام ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں۔

شیعہ کی معتبر کتابوں سے

رسول اللہ ﷺ کے جنازہ میں صحابہ کرامؓ کی شرکت

❶ اصول کافی:

اب سب سے پہلے شیعہ مذہب کی معتبر ترین کتاب اصول کافی کا حوالہ پیش کرتے ہیں جو شیعہ مذہب میں اہم ترین کتاب ہے جس کے متعلق ان کے ہاں یہ بات مشہور ہے کہ امام زمانہ نے فرمایا کہ **ھذا کاف لشیعتنا** کہ یہ کتاب میرے شیعوں کے لئے کافی ہے **(چودہ ستارے صفحہ ۵۷۷۔ دفاع عن الکافی جلد۴ ۳۴ صفحہ ۴ شاملہ)** اس میں روایت ہے کہ:

عن أبي جعفر (عليه السلام)، قال : «لما قبض رسول الله (صلى الله عليه و آله) صلت عليه الملائكة، و المهاجرون، و الأنصار، فوجا فوجا»

(اصول کافی جلد اول صفحہ ۵۲۳ کتاب الحجۃ بیروت لباھن)

ترجمہ: حضرت امام باقرؒ نے فرمایا جب جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ پر فرشتوں اور مہاجرینؓ اور انصارؓ نے فوج در فوج ہو کر نماز پڑھی۔

(اصول کافی اردو (مترجم الشافی) ج۳ص۲۶-۲۷ کتاب الحجۃ) دیکھیں عکس صفحہ ۱۳۹ اور ۱۴۰ پر

یہ روایت امام باقرؒ سے ہے اور شیعہ کی معتبر کتاب اصول کافی میں ہے اس رایت میں امام صاحب فرمارہے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی نماز جنازہ میں ملائکہ اور مہاجرینؓ وانصارؓ سب نے شرکت کی، اب شیعہ کس کی بات مانیں گے امام باقرؒ کی؟ یا ایک ذاکر کی؟

❷ مرآۃ العقول:

دوسری روایت شیعہ کی اہم ترین کتاب مرآۃ العقول سے ہے کہ

ثم ادخل عشرۃ من المھاجرین ،وعشرۃ من الانصار ،فیصلون ویخرجون ،حتی لم یبق احد من المھاجرین والانصار الا صلی علیه

(مرآۃ العقول جلد ۵ صفحہ ۲۶۶ کتاب الحجۃ تہران) دیکھیں عکس صفحہ ۴۱ پر

ترجمہ: پھر حضرت علیؓ دس دس مہاجرین اور انصار کو حجرہ مبارک میں جنازہ کے لیے داخل کرتے رہے پس وہ لوگ نماز جنازہ پڑھتے اور نکلتے رہے یہاں تک کہ مہاجرین وانصار میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ رہا جس نے حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا جنازہ نہ پڑھا ہو۔

تو جناب اس روایت میں صاف ہے کہ تمام مہاجرین وانصار نے حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نماز جنازہ پڑھی یہاں تک کہ کوئی ایک بھی صحابیؓ نماز پڑھے بغیر نہ رہا بلکہ سب نے نماز ادا کی۔ یہ روایت شیعہ کے ۱۹ کتابوں میں موجود ہے۔

❸ حیات القلوب:

تیسری روایت شیعہ کی معتبر ترین کتاب حیات القلوب میں ہے کہ،

"وایشاں بر آں جناب صلواۃ مے فرستادند و مے رفتند تا آنکہ ہمہ مہاجران وانصار چنیں کردند" (حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۶۴)

ترجمہ: اور یہ لوگ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر صلواۃ بھیجتے اور حجرہ مبارک سے باہر نکلتے تھے یہاں تک کہ سب کے سب مہاجرین وانصار نے اس طرح جنازہ پڑھ لیا۔ **(حیات القلوب مترجم اردو ج ۲ ص ۱۰۲۲) دیکھیں عکس صفحہ ۴۲ پر**

❹ جلاء العیون:

چوتھی روایت شیعہ کے مجتہد باقر مجلسی کی مشہور کتاب جلاء العیون میں ہے کہ،

"یہاں تک کہ چھوٹے ،بڑے ،مردوں، عورتوں سب اہل مدینہ اور اطراف مدینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح نماز جنازہ ادا کی"

(جلاء العیون اردو جلد اول صفحہ ۱۵ عباس بک ایجنسی لکھنؤ انڈیا) **دیکھیں عکس صفحہ ۴۳ پر**

5 بحار الانوار:

پانچویں روایت: بحار الانوار شیعہ مذہب کی معتبر کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ "دس دس مہاجرین و انصار، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ (صلوۃ وسلام) پڑھتے تھے اور باہر آتے تھے ، **حتی لم یبق احد من المهاجرین والانصار الا صلی علیه**۔ یہاں تک کہ مہاجرین و انصار میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ رہا کہ جس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ نہ پڑھا ہو۔"

(بحار الانوار ج ۲۲ ص ۵۰۶)

ایسی واضح اور صاف روایات کے باوجود نہایت ہی حیرت کا مقام ہے کہ کس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار اور جان نثار جماعت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ مبارک میں حاضر نہ ہوئے۔

6 احتجاج طبرسی:

ثم أدخل عشرة من المهاجرين وعشرة من الأنصار فيصلون ويخرجون، حتى لم يبق من المهاجرين والأنصار إلا صلى عليه۔

ترجمہ: پھر حضرت علی دس دس مہاجرین اور انصار کو حجرہ مبارکہ میں جنازہ کے لیے داخل کرتے رہے پس وہ لوگ نماز جنازہ پڑھتے اور نکلتے رہے یہاں تک کہ مہاجرین وانصار میں سے کوئی ایسا نہ رہا جس نے آنحضرت ﷺ کا جنازہ نہ پڑھا ہو **(احتجاج طبرسی جلد اول صفحہ ۸۰) دیکھیں عکس صفحہ ۴۴ پر**

❼ تفسیر الصافی:

شیعہ کی معتبر تفسیر الصافی کے جلد ۴ صفحہ ۹۰ پر امام باقرؒ کا فرمان مذکور ہے:

«لما قبض رسول الله(صلى الله عليه و آله) صلت عليه الملائكة، و المهاجرون، و الأنصار، فوجا فوجا»

ترجمہ: آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد فرشتوں اور مہاجرین و انصار نے فوج در فوج ہو کر آپؐ پر نمازِ جنازہ (صلوٰۃ وسلام) پڑھا۔

❽ اصول کافی:

عن أبي عبد اللّه عليه السّلام قال اتى العباس أمير المؤمنين عليه السّلام فقال يا علىّ ان النّاس قد اجتمعوا ان يدفنوا رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله فى بقيع المصلى و ان يؤمهم رجل منهم فخرج أمير المؤمنين عليه السّلام إلى النّاس فقال يا أيّها النّاس ان رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله اماما حيا و ميتا و قال انّى ادفن فى البقعة الّتى قبض فيها ثمّ قام على الباب فصلّى عليه ثمّ أمر النّاس عشرة عشرة يصلّون عليه ثمّ يخرجون۔ (الكافى ج ۱ ص ۵۲۲)

ترجمہ: امام جعفرؒ صادق نے فرمایا کہ حضرت عباسؓ نے امیر المومنین حضرت علیؓ سے کہا لوگ اس خیال سے جمع ہوئے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جنت البقیع

میں دفن کریں اور ان میں سے کوئی نماز جنازہ کی امامت کرے۔ یہ سن کر امیر المومنین باہر آئے اور فرمایا: لوگو! رسول اللہ ﷺ جیسے زندگی میں خلق کے امام تھے، مرنے کے بعد بھی ہیں۔ انہوں نے وصیت کی ہے کہ مجھے اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں میری روح قبض ہو، پھر آپ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ پڑھی، اور لوگوں سے کہا کہ وہ دس دس آئیں اور نماز جنازہ پڑھ کر باہر نکل جائیں۔ **(الشافی اردو ترجمہ اصول کافی ج۲ ص۷۲ کتاب الحجت) دیکھیں عکس صفحہ ۴۰ پر**

مجلسی نے اس روایت کو **حسن کالصحیح** قرار دیا، دیکھئے مراۃ العقول (ج ۵ ص ۲٦٦) یہ روایت شیعہ کے ۲۰ کتابوں میں روایت کئی گی ہے۔

❾ جلاء العیون:

”طبرسی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جب جناب امیر نے حضرت ﷺ کو غسل دیا، ایک کپڑا حضرت کے منہ کے اوپر ڈال دیا اور گھر میں لٹا دیا۔ جو گروہ آتا تھا، حضرت ﷺ کے گرد کھڑا ہو کر درود بھیجتا تھا۔ اور نماز پڑھتا تھا۔ اور پھر باہر چلا جاتا تھا، اس کے بعد دوسرا گروہ آتا تھا۔ جب سب نماز سے فارغ ہوئے، جناب امیرؑ داخل قبر آنحضرت ﷺ ہوئے اور فضل بن عباس کو بھی قبر میں لے گئے“ **(جلاء العیون اردو ج ۱ ص ۱۵۳) دیکھیں عکس صفحہ ۴۳ پر**

❿ طبرسی اور حیات القلوب:

طبرسی نے حضرت امام باقرؒ سے روایت کی ہے کہ دس دس افراد داخل ہوتے تھے، اور آنحضرت ﷺ پر بغیر امام کے نماز پڑھتے تھے۔ اسی طرح تمام دن

دو شنبہ اور سہ شنبہ کی رات صبح تک اور سہ شنبہ کا تمام دن شام تک مدینہ اور اطراف مدینہ کے ہر بزرگ، مردوں اور عورتوں نے آنحضرت ﷺ پر نماز پڑھی۔ **(حیاتالقلوب اردو ج ۲ ص ۱۰۲۲۔الاحتجاج طبرسي عربي ج ۱ص ۸۰) دیکھیں عکس صفحہ ۴۴ پر**

اب اہل انصاف ہی فیصلہ کریں کہ یہ دس حوالے شیعہ کی معتبر کتابوں سے ہم نے پیش کئے ہیں۔ جس سے واضح ہوا کہ نبی پاک ﷺ کی جنازہ نماز میں سب صحابہ کرامؓ واہلبیتؓ نے شرکت کی، تو پھر اب ہمارا شیعہ سے سوال ہے کہ جب آپ کے امام معصوم آپ کی معتبر کتب میں یہ اقرار کر رہے ہیں کہ حضور ﷺ کا جنازہ تمام صحابہ مہاجرین وانصار نے ادا کیا تھا تو پھر آپ اپنے ائمہ معصوم کی بات کو رد کر کے اور اپنے معتبر کتابوں کو جٹلا کر اپنے ذاکروں اور مولویوں کی بات کو کیوں مانتے ہیں؟ جبکہ شیعہ مذہب میں اماموں کی بات کو ٹھکرانا کفر ہے۔ **(شافی ترجمہ اصول کافی جلد۲ صفحہ ۱۴۱ شمیم بکڈپو کراچی)**

اہلسنت کی معتبر کتابوں سے

نبی کریم ﷺ کی نماز جنازہ میں صحابہ کرامؓ کی شرکت

① پہلی روایت۔ مسند احمد سے

حضرت ابو عسیبؓ سے مروی ہے کہ

إِنَّهُ شَهِدَ الصَّلَاةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا : كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْهِ؟ قَالَ : " ادْخُلُوا أَرْسَالًا أَرْسَالًا "، قَالَ : " فَكَانُوا يَدْخُلُونَ مِنْ هَذَا الْبَابِ فَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَخْرُجُونَ مِنَ الْبَابِ الْآخَرِ"

ترجمہ: وہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نماز جنازہ میں حاضر ہوئے تو صحابہ کرام نے پوچھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نماز جنازہ کیسے پڑھیں؟ اس پر صحابہ کرام نے (باہمی مشاورت سے) کہا: تم ٹولیوں کی شکل میں شامل ہو جاؤ۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ ایک دروازے سے داخل ہوتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نماز جنازہ پڑھتے، پھر دوسرے دروازے سے نکل جاتے تھے۔ **(مسند احمد بن حنبل، اول مسند من البصريين، حديث ابی عسيب رضی اللہ عنہ)**

② دوسری روایت۔ کنز العمال سے

عَنْ جَعْفَرٍ ,عَنْ أَبِيهِ ,قَالَ : «لَمْ يُؤَمَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَامٌ ، وَكَانُوا يَدْخُلُونَ أَفْوَاجًا يُصَلُّونَ وَيَخْرُجُونَ»

ترجمہ: حضرت جعفر صادقؒ اپنے والد محمد باقرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر کسی نے امامت نہیں کرائی۔ لوگ جماعت جماعت اندر جاتے، نماز پڑھ کر واپس لوٹ جاتے تھے۔ **(کنز العمال ج۷ ص ۱۴۶، روایت نمبر ۱۸۸۵۵)**

③ تیسری روایت۔ کنز العمال اور مصنف ابی شیبہ سے

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ ، قَالَ : أَقْبَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ فَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُونَ وَيَدْخُلُ آخَرُونَ كَذَلِكَ۔

ترجمہ: ابن جریج حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ ہم کو خبر ملی ہے کہ جب نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات ہو گئی، تو لوگ داخل ہوتے اور نماز پڑھ کر نکل جاتے تھے۔ پھر یونہی دوسرے لوگ داخل ہوتے۔

(کنز العمال روایت نمبر ۱۸۸۵۰۔ مصنف ابی شیبہ)

④ چوتھی روایت۔ کنز العمال اور مصنف ابی شیبہ سے

قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ ، فَكَانَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ زُمَرًا زُمَرًا يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَخْرُجُونَ وَلَمْ يَؤُمَّهُمْ أَحَدٌ، وَتُوُفِّيَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

ترجمہ: حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات ہو گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو چارپائی پر لٹایا گیا، لوگ جماعت جماعت آپ کے پاس داخل ہو رہے تھے، نماز پڑھتے اور نکل جاتے۔ امامت کا منصب کوئی نہ اٹھا رہا تھا۔ آپ پیر کے روز وفات فرما گئے اور منگل کے روز مدفون ہوئے۔

(کنز العمال روایت نمبر ۱۸۸۴۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ)

⑤ پانچویں راویت۔ کنز العمال سے

عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن عمر بن ابی طالب اپنے والد محمد بن عبد اللہ سے، اور وہ اپنے دادا عمر بن ابی طالب سے اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو چارپائی پر لٹایا گیا تو حضرت علی نے ارشاد فرمایا: یہ

تمہارے امام ہیں، زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی، پس پھر لوگ گروہ گروہ آتے تھے اور صف بہ صف کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ ان کا کوئی امام نہ تھا۔۔۔ حتٰی کہ پہلے مردوں نے نماز پڑھی، پھر عورتوں نے اور پھر بچوں نے۔ **(کنزالعمال روایت نمبر ۱۸۷۹۴)**

⑥ چھٹی روایت۔ کنزالعمال سے

عمرہ بنت عبدالرحمان حضور ﷺ کی بیویوں سے روایت کرتی ہیں کہ صحابہ کرام حضور ﷺ کی وفات کے موقع پر کہنے لگے، حضور ﷺ کی قبر کیسے بنائیں؟ کیا اس کو مسجد بنا دیں؟ حضرت ابو بکر نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ پاک یہود و نصارٰی پر لعنت کرے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ صحابہ نے پوچھا: پھر آپ کی قبر کیسی بنائیں؟ حضرت ابو بکر نے فرمایا: ایک شخص مدینہ کا لحدی (بغلی) قبر بناتا ہے، اور ایک شخص مکہ کا شق (سیدھی) قبر بناتا ہے۔ پس اے اللہ، تیرے نزدیک جو محبوب قبر ہو، اس کے بنانے والے کو مطلع کر دے۔ وہ تیرے نبی کی قبر بنا دے۔ پس ابو طلحہ جو لحدی قبر بناتے تھے، ان کو اطلاع ہو گئی۔ حضرت ابو بکر نے ان کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے قبر بنائیں۔ چنانچہ پھر آپ کو لحدی قبر میں دفن کیا گیا اور اس پر کچی اینٹیں پاٹ دی گئیں۔

(کنزالعمال روایت نمبر ۱۸۷۶۲)

⑦ ساتویں روایت۔ طبقات ابن سعد سے

حضرت عروہؓ نے اپنے والد سے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کے اصحاب باہم مشورہ کرنے لگے کہ آپ ﷺ کو کہاں دفن کریں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ کو وہیں دفن کرو جہاں اللہ نے آپ ﷺ کو وفات دی، فرش اٹھایا گیا اور آپؐ اس کے نیچے دفن کیے گئے۔ **(طبقات ابن سعد ج ۱ حصہ دوئم ص ۲۳۹۔ دیکھیں عکس صفحہ ۴۵ پر۔ کنز العمال روایت نمبر ۱۸۷۴۲)**

⑧ آٹھویں روایت۔ حلیۃ الاولیاء

حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ ہم نے کہا

يارسول الله صلى الله عليه وسلم، من يغسلك ؟قال رجال اهل بيتي۔۔۔ قلنايا رسول الله، فمن يدخل قبرك ؟قال رجال اهل بيتي مع ملائكة كثيرة

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ، آپ کو کون غسل دے گا؟ آپ نے فرمایا: میرے اہل بیت۔۔۔ ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کو قبر میں کون داخل کرے گا؟ آپ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت جن کے ساتھ بہت سے فرشتے ہوں گے۔ **(حلیۃ الاولیاء، من الطبقا ت الاصفیاء جلد ۴ صفحہ ۱۶۸ مکتبہ شاملہ)**

حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی

جنازہ اور تدفین میں شرکت

⑨ نویں روایت۔ دلائل النبوۃ للبیہقی سے

موسی بن محمد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ

انہ لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و وضع علی سریرہ، دخل ابوبکر و عمر و معہما نفر من المہاجرین والانصار، قدر ما یسع البیت وقالا : السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ، وسلم المہاجرون والانصار کما سلم ابوبکر، ثم صفوا صفوفا، لایؤمہم علیہ احد۔۔۔ وہما فی الصف الاول

ترجمہ: جب حضور علیہ السلام کا انتقال ہوا تو تجہیز و تکفین کے بعد سب سے پہلے حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر نماز جنازہ پڑھنے کیلئے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ داخل ہوئے، اور ان کے ساتھ مہاجرین اور انصار کی ایک اتنی مختصر جماعت بھی تھی جو حجرے میں سما سکے۔ پھر شیخین نے کہا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اور پھر حضرات مہاجرین اور انصار نے بھی اسی طرح سلام عرض کیا، جس طرح شیخین نے عرض کیا۔ پھر تمام حضرات صفوں کی صورت میں کھڑے ہو گئے لیکن کسی نے امامت نہیں کروائی۔۔۔ اور آپ دونوں حضرات (حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ) صف اول میں تھے۔ **(دلائل النبوۃ للبیہقی)**

(کنز الاعمال روایت نمبر ۱۸۷۴۱۔ طبقات ابن سعد مترجم ج ۱ حصہ ۲ ص ۲۳۸ دیکھیں عکس صفحہ ۳۸ پر۔
تاریخ ابن کثیر مترجم ج۵ ۳۶۱ دیکھیں عکس صفحہ ۳۷ پر۔
(ابن ماجہ مترجم ج۱ صفحہ ۵۲۷، ۵۵۱ دیکھیں عکس صفحہ ۴۶ پر اور صفحہ ۴۷ پر)

حضرت ابو طلحہؓ نے لحد تیار کی

⑩ دسویں روایت سنن ابن ماجہ سے

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ جب صحابہ نے حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لئے قبر کھودنے کا ارادہ کیا تو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آدمی بھیجا۔ یہ مکہ والوں کی طرح مساوی قبر کھودتے تھے۔ اور ایک شخص ابو طلحہ کے پاس بھیجا۔ یہ اہل مدینہ کی طرح لحد تیار کرتے تھے اور صحابہ بولے: اے اللہ، اپنے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لئے ایک کو پسند فرما تو ابو طلحہ پہنچ گئے، اور ابو عبیدہ نہ آسکے۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لئے لحد تیار کی گئی۔ منگل کے روز جب لوگ آپ کو کفنانے سے فارغ ہو گئے تو آپ کو تخت پر آپ کے گھر رکھا گیا۔ لوگ گروہ در گروہ آتے اور نماز ادا کرتے۔ جب مرد فارغ ہو گئے تو عورتیں داخل ہوئیں اور ان کے بعد بچے۔ کسی نے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی امامت نہ کی۔ **(سنن ابن ماجہ، ج ۱ ص ۴۶۲)**

⑪ گیارہویں روایت البدایہ والنہایہ سے

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس نے عکرمہ سے، بحوالہ ابن عباس، مجھ سے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوت ہو گئے تو آدمیوں کو داخل کیا گیا تو لوگوں نے امام کے بغیر جماعت کی صورت میں آپ کا جنازہ پڑھا، یہاں تک کہ فارغ ہو گئے، پھر عورتوں کو داخل کیا گیا، تو انہوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر بچوں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر غلاموں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے جماعت کی صورت میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نماز جنازہ پڑھتے ہوئے کسی نے ان کی امامت نہ کی۔ **(البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۳٦۱)**

⑫ بارہویں روایت تاریخ ابن خلدون سے

تاریخ ابن خلدون میں لکھاہے کہ اس کے بعد گروہ کے گروہ پہلے مردوں نے اس کے بعد عورتوں نے اس کے بعد لڑکوں نے پھر غلاموں نے نماز پڑھنی شروع کردی، کوئی کسی کی امامت نہیں کرتا تھا **(تاریخ ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۱۷۱)**

⑬ تیرویں روایت تاریخ ابن کثیر سے

تاریخ ابن کثیر میں ہے کہ جب رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کفن دیا گیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی چارپائی پر تھے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ آئے اور ان کے ساتھ انصار و مہاجرین کے اتنے آدمی تھے جو گھر میں سماسکتے تھے، ان دونوں حضرات نے کہا کہ **اسلام علیك ایها النبی و رحمة الله وبرکاته** اور انصار و مہاجرین نے بھی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی طرح سلام کہا پھر انہوں نے صفیں باندھ لیں اور ان کا کوئی امام نہ تھا اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے جو

پہلی صف میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے کھڑے تھے (تاریخ ابن کثیر جلد ۵ صفحہ ۲۶۱) دیکھیں عکس صفحہ ۷ ۳ پر

خلاصہ

ان تمام اہل سنت وشیعہ اور تاریخ کی کتابوں سے اس قدر واضح اور معتبر روایات سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ مہاجرین اور انصار ، سارے کے سارے حتی کہ ان کیعورتوں اور بچوں تک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ مبارکہ میں شرکت کی، کوئی ایک بھی صحابی غیر حاضر اور اس سعادت سے محروم نہ رہا۔ اب ایسی معتبر اور صحیح اور واضح تریز وایات کی موجودگی میں شاگردانِ رسولؐ صحابہ کرامؓ کے متعلق کیسے یہ فضول وبے حقیقت بات کارکور سُنی جاسکتی ہے کہ جو حضرات سخت مشکل سے مشکل حالات میں آں حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر پروانہ وار فدااور قربان ہوتے رہے العیاذ باللہ انہوں نے اخیر وقت میں اُس محبوب ترین ہستی اور اپنے پیارے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا جنازہ تک نہیں پڑھا؟

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جنازہ نماز دو دن تک ہوتی رہی

جلاءُ العیون حیات القلوب اور البدایہ والنہایہ کی یہ روایات واضح طور پر ثابت کرتی ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے عشق ومحبت کی وجہ سے متواتر پورے دو دن رات

صبح و شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے پر مہاجرین وانصار کے مردوں عورتوں بچوں کا اتنا ہجوم رہا جسکی وجہ سے دو دن تک جنازہ ہوتا رہا۔

سوال : ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ نبی پاک ﷺ کے جنازہ میں تمام صحابہ کرام شریک ہوئے پھر شیعہ کیوں بخاری شریف کا حوالہ دیکر کہتے ہیں کہ صحابہ کرام نے جنازہ مبارکہ میں شرکت نہیں کی، کیا بخاری شریف میں ایسی کوئی روایت ہے ؟

جواب : جناب ایسی کوئی روایت بخاری شریف میں موجود نہیں ہے، بخاری شریف تو دور کی بات ہے ہمارا چیلنج ہے کہ کوئی رافضی صحاح ستہ میں سے یا اور کسی بھی ہماری معتبر کتاب سے صحیح سند کے ساتھ مرفوع روایت پیش نہیں کرسکتے، پس اس طرح کی باتیں کرکے صرف مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے یہ صحابہ کرامؓ پر طرح طرح کے الزام لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔ نبی پاک ﷺ کی وفات کے وقت اکابر صحابہؓ واہلبیتؓ موجود تھے ان میں سے کسی سے کوئی بھی ایسی روایت نہیں، باقی بخاری شریف میں تو یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نبی کریم ﷺ کی رحلت کے وقت آئے اور نبی پاک ﷺ کے گھر مبارکہ میں داخل ہوئے [**فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ، فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ بَكَى**] حضور انور ﷺ کے چہرہ مبارک سے کپڑا اہٹایا، پھر جھک کر آپ ﷺ کو بوسہ دیا اور پھر غم کی وجہ سے روئے، تو یہاں بخاری کی روایت

سے تو ثابت ہو رہا ہے کہ صدیق اکبرؓ آپ ﷺ کو چوم رہیں ہیں، اور فراق رسول میں رو رہے ہیں۔

جنازہ مبارکہ کو دو دن تک کیوں رکھا گیا؟

سوال: جب تمام صحابہ کرامؓ نبی کریم ﷺ کے جنازے میں موجود تھے تو پھر دو دن تک جنازہ کیوں رکھا گیا؟

جواب: یہ سوال تو اہلسنت کا ہے کہ جب شیعہ کہتے ہیں کہ حضور کریم ﷺ کے جنازے میں کوئی نہیں تھا تو پھر حضرت علی نے کیوں دو دن تک جنازہ رکھا؟ کس کا انتظار تھا؟ اور جس کا انتظار کیا جا رہا ہے وہ دوست تھے یا دشمن؟ اگر دشمن تھے تو انتظار دشمن کا کیوں کیا جا رہا ہے؟ باقی ہم نے اوپر روایات اہلسنت و شیعہ کی کتب سے اور تاریخ کی کتابوں سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ حضور کریم ﷺ کے جنازہ میں ہزاروں مردوں عورتوں اور بچوں نے شریک ہو کر سعادت حاصل کی، جو انکی محبت اور عشق کی دلیل ہے، اور آں حضرت ﷺ کا جنازہ حجرہ مبارکہ میں تھا اس وجہ سے دس دس صحابی باری باری حجرہ میں داخل ہوتے رہے چنانچہ دو دن تک نماز جنازہ ہوتی رہی یہ بات شیعہ کی معتبر کتاب جلاء العیون اور حیات القلوب میں بھی ہے کہ شیخ طبرسی نے حضرت امام باقر سے روایت کی ہے کہ دس دس آدمی حجرہ مبارکہ میں داخل ہوتے تھے اور امام کے بغیر آنحضرت ﷺ کی نماز جنازہ ادا کرتے تھے پیر اور منگل کی رات صبح

تک اور منگل کے دن شام تک جنازہ ہوتا رہا یہاں تک کہ تمام چھوٹے بڑے
مردوں عورتوں اور اہل مدینہ واطراف مدینہ سب نے اسی طرح جنازہ
پڑھا۔ **(حیات القلوب اردو ج ۲ ص ۱۰۲۲ جلاء العیون جلد اول ص ۱۵۴)**

دیکھیں عکس صفحہ ۴۲ پر

انبیاء علیہم السلام کا جسم اطہر محفوظ ہوتا ہے

ان روایتوں سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ کرامؓ کے عشق و محبت کی وجہ سے متواتر پورے دو دن رات صبح و شام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ ہوتا رہا جس میں مہاجرین و انصار کے مردوں عورتوں اور بچوں نے شرکت کی۔

یہاں پر یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اس تاخیر کے باعث عام اموات کی طرح حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر میں کسی قسم کے تغیر کا اندیشہ نہ تھا کیونکہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ قبروں میں قیامت تک محفوظ ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کا ذکر ہے کہ وفات کے بعد ان کا جسم عبادت خانہ میں بہت دنوں تک رہا۔ مگر کسی قسم کا تغیر نہ ہوا۔ **(سورۃ السبا آیت ۱۴)**

جنازہ سے پہلے خلافت کا مسئلہ

اب ایک اور سوال ہے کہ جنازہ سے پہلے حضرات شیخینؓ نے حصول خلافت کا اہتمام کیوں کیا؟

جناب: حضرت صدیقؓ و فاروقؓ کی طرف سے حصول خلافت کا اہتمام تو بجائے ان حضرات کو تو حصول خلافت کا خیال تک نہ تھا۔ یہ دونوں حضرات تو صدمہ فراق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مغموم اور اداس مسجد نبوی میں بیٹھے تھے ، باغ "سقیفہ

بنی ساعدہ ‘‘میں انصار کا مجمع یا مسئلہ خلافت کا تذکرہ نہ جناب صدیق اکبرؓ اور نہ فاروق اعظمؓ کے انتظام واہتمام سے ہوا اور نہ ان دونوں حضرات کے وہم وگمان میں بھی یہ بات تھی، اتفاق قدرت سے ان حضرات کے پہنچنے کے بعد اس مجمع نے صدیق اکبرؓ کے ہاتھ پر باوجود ان کے انکار کرنے کے ان کی صحبت وخدمت قدیمہ اور رفاقت غار اور حضور ﷺ کے آخری وقت میں اپنا قائم مقام بنا کر امامت نماز پر مقرر فرمانے کی وجہ سے بیعتکرلی، اس فیصلہ بیعت کے فوراً بعد اسی وقت یہ حضرات واپس مسجد نبوی میں پہنچے اور حضور انور ﷺ کی تجہیز و تکفین غسل وجنازہ وغیرہ تمام امور کا انتظام واہتمام فرمایا۔(**جنازۃ الرسول ﷺ صفحہ ۱۳**) (**تاریخ ابن خلدون اردو ج ۲ صفحہ ۱۷۶**)

باقی ایک بات اور بھی ہے کہ حضور کریم ﷺ کی تجہیز و تکفین جیسے عظیم الشان کام کو بغیر خلیفہ کے انجام دینا ہزاروں اختلافات کا سبب بنتا، مثلاً نماز جنازہ کے متعلق اختلاف ہوتا، کچھ لوگ جنازہ مبارک کو حجرہ سے باہر لا کر نماز پڑھنا چاہتے اور اس میں جو قیامت برپا ہوتی وہ ظاہر ہے، کوئی آپ ﷺ کو دیکھنا چاہتا، کوئی روتا، تو کوئی بیہوش ہو جاتا، عورتوں کا اور بچوں کا بھی ہجوم ہوتا، پھر مقام دفن میں بھی اختلاف ہوتا کہ مکہ میں دفن کریں جو آپ ﷺ کا مولد ہے یا شام میں جو حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کا مدفن ہے یا جنۃ البقیع میں

دفن کریں، اگر کوئی خلیفہ نہ ہوتا تو ان اختلافات کا فیصلہ کون کرتا، اب چونکہ حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ ہو گئے تھے لہٰذا حضرت صدیق اکبرؓ نے سب امور کا فیصلہ کر دیا کہ نماز حجرہ مبارکہ کے اندر ہو گی، دس دس آدمی جائیں اور نماز پڑھ کر آئیں اور تنہا تنہا پڑھیں، نبی کے جنازہ پر کوئی امام نہیں بن سکتا، حضور کریم ﷺ خود امام ہیں، اور مقام دفن کے متعلق حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ حضور انور ﷺ کی روح اطہر جہاں قبض ہوئی وہی مقام دفن ہے، اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو جو نہ خلافت کے خیال میں تھے اور نہ کسی سعی و کوشش میں تھے بلکہ محض اپنے فضل و کرم سے اور اپنے وعدہ قرآنی کو پورا فرماتے ہوئے تمام بنی ہاشم اور تمام مہاجرین و انصار کو اتقی امت، یار غار، صدیق باوقار کے ہاتھ پر متفق و متحد کر کے ابو بکر صدیقؓ کو خلیفہ بلا فصل بنا دیا۔ الحمد للہ علی ذالك

(جنازۃ الرسول ﷺ صفحہ ۱۴،۱۵۔ البدایہ والنہایہ اردو ج۵ ص ۳۳۵)

ایک مثال اور بھی ہے کہ اگر کسی بادشاہ کا انتقال ہو جائے تو جب تک اس کا کوئی جانشین نہ ہو جائے، اس وقت تک اسکی تجہیز و تکفین کا انتظام نہیں کیا جاتا۔ ایسے وقت میں تجہیز و تکفین کا مسئلہ اتنا اہم نہیں ہوتا جتنا کہ جانشینی کا مسئلہ اہم ہوتا ہے۔ خیر خواہانِ حکومت کو یہ فکر ہوتی ہے کہ انتظام مملکت میں خلل نہ آنے پائے۔ اور دشمن موقع پا کر بے خبری میں حملہ نہ کر بیٹھے جس میں

تمام ملک کی تباہی اور بربادی کا اندیشہ ہے۔ بلکہ بسااوقات بنظرِ مصلحت بادشاہ کی وفات کو بھی چھپا لیتے ہیں۔ اور جانشینی کے بعد اس کا اعلان کرتے ہیں اور شیعہ حکومتوں میں بھی یہی قائدہ و قانون ہے۔ **(سیرت المصطفیٰ ﷺ جلد سوم صفحہ ۹۲)**

اہلسنت کی طرف سے سوالات

- ہم بھی شیعہ سے سوال کرتے ہیں کہ بتائیں کہ حضور کریم ﷺ گناہوں سے پاک تھے یا نہیں؟ اگر کہتے ہو کہ پاک تھے تو جنازہ کیسا؟ اور اگر پاک نہ تھے تو تمہارا دعویٰ اسلام کیسا؟
- جب تمہاری کتابوں سے اور آئمہ سے یہ ثابت ہے کہ نبی پاک ﷺ کے نماز جنازہ میں تمام مہاجرین وانصار نے اور مردوں عورتوں بچوں سب نے شرکت کی تو اب انکار کیسا؟ اور یہ روایات تمہارے عقیدے کے مطابق معصومین سے ہے تو پھر بتائیے کہ جو امام معصوم کی بات نہ مانیں اس کے لئے آپ کے مذہب میں کیا حکم ہے؟
- تم کہتے ہو کہ صحابہ کرامؓ نے حضور کریم ﷺ کا جنازہ مبارکہ چھوڑ کر سقیفہ بنو ساعدہ چلے گئے تھے تو اگر یہی بات تمہاری کتابوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہو مثلاً اصول کافی اور حیات القلوب ج ۲ ص ۱۰۲۲ میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے حضور ﷺ کا جنازہ چھوڑ کر گھر

چلے گئے تھے حضرت عباسؓ نے آکر جنازے اور دفن کے متعلق بتایا، تو اس کا جواب کیا ہے سوچ کر بتائیں؟

- جب تم کہتے ہو کہ صحابہ کرامؓ نے خلافت کے لئے سقیفہ چلے گئے تو بتائے کہ حضرت علیؓ نے تین دن تک حضور کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جسم اطہر کو دفن کیوں نہ کیا؟
- اور بتائیں کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وفات کے بعد حیات النبی ہیں یا نہیں؟ اگر حیات نہیں تو ثبوت دیں اور حیات ہیں تو جنازہ کیسا؟

آخر میں امام اہلسنت حضرت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کی ایک تقریر کا اقتباس

سوال: جب نبی پاک ﷺ کی وفات ہوئی تو تین یار کہاں تھے؟

جواب: صرف تین یار کا کیوں پوچھ رہے ہو؟ چوتھے یار کا نہیں پوچھ رہے؟ تین یار کہاں تھے، چوتھے یار کا بھی پوچھ لو وہ کہاں تھا۔ یہ کتاب ہے حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۱۰۲۲، ۶۶۴ پر لکھا ہے، میں اہلسنت کے کتاب کی بات نہیں کر رہا ہوں، بلکہ یہ کتاب شیعہ کی ہے، اس میں ہے کہ جب نبی پاک ﷺ کی رحلت ہوئی تو حضرت عباسؓ حضرت علیؓ کے پاس آئے، حضرت علیؓ اپنے گھر میں تھے، حضرت عباسؓ نے کہا کہ ادہر نبی ﷺ کا جنازہ تیار ہے اور ابو بکرؓ امام بن کے نماز پڑھائیں گے، تب حضرت علیؓ وہاں سے دوڑتے ہوئے جنازہ میں شامل ہوا، اس میں صاف حضرت ابو بکر صدیقؓ کا نام لکھا ہے۔ اب تم سے سوال ہے کہ جس وقت حضرت ابو بکر صدیقؓ جنازہ پڑھا رہا تھا اس وقت حضرت علیؓ گھر میں کیوں بیٹھا تھا؟ باقی اہلسنت کی کتب سے بھی شیعہ کی کتابوں سے بھی یہ ثابت ہے کہ نبی پاک ﷺ کے جنازہ مبارکہ میں مردوں عورتوں اور بچوں نے مدینہ اور اطراف مدینہ سب نے جنازہ پڑھا ہے۔

(اصول کافی، حق الیقین ۱۸۱، احتجاج طبرسی، جلاء العیون ۱۵۳)

مددگاری پر قادر ہے۔ لہٰذا صبر کرو اور عاقبت بخیر کے منتظر رہو۔ کیونکہ بازگشت جمیع امور کی خدا کی طرف سے ہے۔
اور بتحقیق کہ پیغو … بول کیا۔ اور تم کو زمین پر اپنے دوستوں اور
مومنوں کے سپر … لایت کو اپنے اور پر واجب جانے اور تمہاری
حرمت کی رعا … ے گا۔ تم لوگ امانت خدا اور رسولؐ ہو۔ اور
تمہاری محبت و … یں گئے۔ جب تک کہ دین کو تمہارے
لئے کامل نہیں … جاہل کے لئے کوئی حجت باقی نہیں۔ اگر کوئی
نادان ہو یا ا … جلائے۔ یا اظہار فراموشی کرے۔ خدا پر اس کا
حساب ہے او … سپرد کرتا ہوں والسلام۔ راوی نے حضرت
سے پوچھا۔ یہ … خدا کی طرف سے تھی۔ اور احادیث معتبرہ میں وارد
بیان درز … دنیا سے گئے۔ چنانچہ صفارؒ نے بسند معتبر حضرت
صادقؑ سے ر … ں زہر دیا۔ اور جب حضرت نے لقمہ تناول
فرمایا۔ اس گو … انچہ حضرت اپنے مرض موت میں فرماتے تھے۔
آج کے دن ا … کیا ہے۔ اور کوئی پیغمبر۔ وصی پیغمبر نہیں مگر یہ
کہ شہید دنیا سے جاتا ہے اور دوسری روایت میں فرمایا۔ کہ زن یہودیہ نے حضرت کو کتف گوسفند میں زہر دیا۔
اور جب حضرت نے اس سے کچھ تناول فرمایا۔ اس کتف نے کہا مجھے زہر آلود کیا ہے یہ سن کر حضرت نے اسے
پھینک دیا۔ اور ہمیشہ وہ زہر جسم مبارک میں اثر کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اسی زہر سے رحلت فرمائی۔ شیخ مفیدؒ
شیخ طوسیؒ و شیخ طبرسیؒ اور جمیع محدثین فریقین روایت کی ہے کہ جب حضرت نے دنیا سے رحلت فرمائی۔
منافقین مہاجرین و انصار نے اہل بیت رسالت کو اسی حال پر چھوڑ دیا۔ اور ان کی تعزیت کو نہ آئے۔ اور
نہ متوجہ تجہیز و تکفین حضرت ہوئے۔ اسی وجہ سے ان میں سے اکثر کو نماز جنازہ حضرت میسر نہ ہوئی۔
جناب امیرؑ نے بریدہ کو ان کے پاس بھیجا کہ حضرت پر نماز پڑھنے حاضر ہوں۔ الا یہ نہ آئے یہاں تک کہ
حضرت کو دفن کر چکے تھے اور جب صبح ہوئی۔ جناب سیدہ نے فریاد کی۔ کہ واسوءصباحاہ یعنی اے روز بد آکر تیرا
دن ہے۔ اور انہوں نے غنیمت جانا۔ کہ جناب امیرؑ متوجہ تجہیز و تکفین ہیں۔ اور بنی ہاشم مصیبت جدائی حضرت
میں بے قرار ہیں۔ ان سب نے آپس میں اتفاق کیا۔ کہ ابوبکر کو خلیفہ کریں۔ جس حالت حیات سرور کائنات
میں مشورہ کیا تھا۔ جب انہوں نے (انصار نے) چاہا۔ کہ سعد بن عبادہ کو خلیفہ کریں۔ وہ مہاجرین کی برابری نہ کر سکے اور
مغلوب ہوئے۔ جب بیعت ابوبکرؓ کی تمام ہوئی ایک شخص اس وقت جناب امیرؑ کی خدمت میں آیا جب حضرت بیٹھے ہاتھ

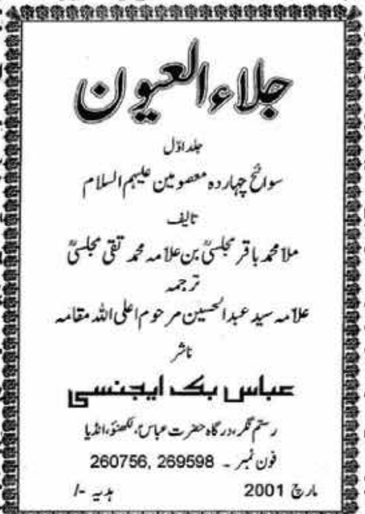
جلاء العیون
جلد اوّل
سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام
تالیف
ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ
ترجمہ
علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ
ناشر
عباس بک ایجنسی
رستم نگر، درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ، انڈیا
فون نمبر - 260756, 269598
مارچ 2001 ہدیہ -/

کے بعد لوگ فرداً فرداً جنازہ پڑھیں' اس طرح پوری حدیث کو بیان کیا ہے' جس کی صحت میں اعتراض ہے' جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے عکرمہ سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہ مجھ سے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو آدمیوں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے امام کے بغیر جماعت کی صورت میں آپ کا جنازہ پڑھا' یہاں تک کہ فارغ ہو گئے' پھر عورتوں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر بچوں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے آپ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر غلاموں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے جماعت کی صورت میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور رسول کریم ﷺ کی نماز جنازہ پڑھتے ہوئے کسی نے ان کی امامت نہیں کی۔

واقدی بیان کرتا ہے ابی بن عیاش بن سہل بن سعد نے اپنے باپ اور دادے سے میرے پاس بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کفن میں لپیٹا گیا تو آپ کو اپنی چار پائی پر رکھا گیا پھر آپ کی قبر کے کنارے پر رکھا گیا پھر لوگ جماعت در جماعت آپ کے پاس آنے لگے اور آپ کا جنازہ پڑھنے میں ان کا کوئی امام نہ تھا' واقدی بیان کرتا ہے کہ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھے اپنے باپ کی ایک تحریر ملی جس میں یہ لکھا تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کفن دیا گیا اور آپ اپنی چار پائی پر پڑے تھے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آئے اور ان کے ساتھ انصار و مہاجرین کے اتنے آدمی تھے جو گھر میں سما سکتے تھے ان دونوں حضرات نے کہا' السلام علیک ایھا النبی و رحمة الله و بر کاته اور انصار مہاجرین نے بھی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرح سلام کہا پھر انہوں نے صفیں باندھ لیں اور ان کا کوئی امام نہ تھا اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے جو پہلی صف میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے تھے کہا اے اللہ! ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو کلام ان پر نازل ہوا تھا انہوں نے پہنچا دیا ہے اور اپنی امت کی خیر خواہی کی ہے اور راہ خدا میں جہاد کیا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غالب کیا ہے اور اس کی بات پوری ہوئی ہے اور میں اس کے وحدہٗ لاشریک ہونے پر ایمان لاتا ہوں اے ہمارے معبود ہمیں ان لوگوں میں سے بنا جو اس قول کی پیروی کرنے والے ہیں جو اس پر اترا ہے اور ہمیں یکجا کر دے تا کہ وہ ہمیں پہچان لیں اور ہم ان کے ذریعے پہچان لیں' بلاشبہ وہ مومنین کے ساتھ رؤف و رحیم ہے ہم آپ پر ایمان لانے کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتے اور نہ اس کے ذریعے ہم کبھی کوئی قیمت وصول کریں گے اور لوگ آمین آمین کہتے جاتے تھے اور باہر نکلتے جاتے تھے اور دوسرے داخل ہوتے جاتے تھے یہاں تک کہ مردوں نے نماز جنازہ پڑھ لی پھر عورتوں اور بچوں نے پڑھی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ انہوں نے سوموار کے دن کے زوال سے لے کر منگل کے دن کے زوال تک آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور بعض کا قول ہے کہ وہ تین دن آپ کی نماز جنازہ پڑھتے رہے جیسا کہ اس کی تفصیل عنقریب بیان ہوگی۔ واللہ اعلم

اور یہ بات کہ انہوں نے فرداً فرداً آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کا کوئی امام نہ تھا ایک متفقہ بات ہے جس کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا' لیکن اس کی تعلیل میں اختلاف کیا گیا ہے' پس اگر وہ حدیث' صحیح ہو جسے ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے تو وہ اس بارے میں نص ہوگی اور اس فرمانبرداری کے باب سے ہوگی جس کا مفہوم سمجھنا مشکل ہوتا ہے اور کسی کو یہ

ابوحازم المدنی سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کو اللہ نے اٹھالیا تو مہاجرین گروہ گروہ ہو کر داخل ہوئے' آپ پر نماز پڑھتے تھے اور باہر چلے جاتے تھے' پھر اسی طریقے پر انصار داخل ہوئے پھر اہل مدینہ یہاں تک کہ جب مرد فارغ ہو گئے تو عورتیں داخل ہوئیں' ان سے کسی ایسے طریقے پر آواز و فریاد ہوئی جیسی ان سے ہوتی ہے' تو انہوں نے گھر میں ایک دھماکے کی آواز سنی جس سے وہ منتشر ہو گئیں اور ساکت ہو گئیں' یکا یک کسی کہنے والے نے کہا کہ ''اللہ کے نام میں ہر مرنے والے سے تسلی ہے' ہر مصیبت کا عوض ہے' ہر فوت شدہ کا بدلہ ہے' مجبور وہ ہے جس کا نقصان ثواب نے پورا کر دیا ہو' اور مصیبت زدہ وہ ہے جس کا نقصان ثواب نے پورا نہ کیا ہو۔

ابی بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ اپنے کفنوں میں رکھ دیئے گئے' پھر آپ کو تابوت پر رکھا گیا' لوگ ایک ایک گروہ ہو کر آپ پر نماز پڑھتے تھے' ان کا امام کوئی نہ تھا' پہلے مرد داخل ہوئے انہوں نے نماز پڑھی' پھر عورتیں۔

عبدالحمید بن عمران بن ابی انیس نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ میں بھی ان لوگوں میں تھی جو نبی ﷺ پر داخل ہوئے' آنحضرت ﷺ اپنے تابوت پر تھے ہم عورتیں صف بہ صف ہو کر کھڑی ہوتی تھیں' ہم دعا کرتے تھے اور آپ پر نماز پڑھتے تھے آپ شب چہار شنبہ کو مدفون ہوئے۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی سے مروی ہے کہ میں نے یہ مضمون ایک کاغذ میں پایا جس میں میرے والد کا خط ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کفن دے دیا گیا اور آپ اپنے تابوت پر رکھ دیئے گئے تو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے' دونوں نے کہا: ''السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' ان دونوں کے ہمراہ اس قدر جماعت مہاجرین و انصار کی تھی جس قدر گھر میں گنجائش تھی' انہوں نے بھی اسی طرح سلام کیا جس طرح ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے سلام کیا سب نے اس طرح چند صفیں بنالیں کہ اس پر ان کا امام کوئی نہ تھا' ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے جو رسول اللہ ﷺ کے قریب ہی صف اول میں تھے کہا۔

اے اللہ ہم لوگ گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا' آپ نے پہنچا دیا' آپ نے اپنی امت کی خیر خواہی کی' راہ خدا میں جہاد کیا یہاں تک کہ اللہ نے اپنے دین کو غالب کر دیا اور اس کے کلمات پورے ہو گئے' آپ اسی پر ایمان لائے جو یکتا ہے کہ اس کا کوئی شریک نہیں' اے ہمارے معبود ہمیں بھی ان لوگوں میں کر جو اس کلام کی پیروی کریں جو آپ کے ہمراہ نازل کیا گیا۔ اس طرح ہمیں اور آپ کو جمع کر دے کہ آپ ہمیں پہچان لیں اور ہم آپ کو پہچان لیں' بے شک آپ مومنین کے ساتھ بڑے مہربان اور رحم کرنے والے تھے' ہم ایمان کے عوض میں بدل نہیں چاہتے اور نہ ہم کبھی اس کے عوض میں قیمت چاہتے ہیں''۔

لوگ آمین آمین کہہ رہے تھے' ایک گروہ نکلتا تھا تو دوسرا داخل ہوتا تھا' یہاں تک کہ مردوں نے آپ پر نماز پڑھ لی' پھر عورتوں نے اور بچوں نے' جب نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ کے مقام قبر میں انہوں نے گفتگو کی۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے نبی ﷺ پر نماز پڑھی وہ عباس بن عبدالمطلب اور بنی ہاشم تھے' وہ باہر آئے اور مہاجرین و انصار داخل ہوئے پھر گروہ گروہ ہو کر اور لوگ' جب مرد پڑھ چکے تو صفیں بنا کے بچے آپ کے

قَالَ لَمَّا غَسَّلَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَكَفَّنَهُ سَجَّاهُ ثُمَّ أَدْخَلَ عَلَيْهِ عَشَرَةً فَدَارُوا حَوْلَهُ ثُمَّ وَقَفَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي وَسَطِهِمْ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً» فَيَقُولُ الْقَوْمُ كَمَا يَقُولُ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَأَهْلُ الْعَوَالِي

۳۵۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرتِ رسولِ خدا پر نمازِ جنازہ کیسے پڑھی۔ فرمایا جب امیر المومنین غسل دے چکے اور کفن دے کر ڈھانپ چکے تو دس آدمیوں کو اندر داخل کیا۔ وہ آنحضرتؐ کے گرد کھڑے ہوئے پھر امیر المومنین نے ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر سورۂ احزاب کی یہ آیت پڑھی "بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبی پر، اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو" سب نے یہ آیت پڑھی۔ اسی طرح پھر اہلِ مدینہ اور اس کے گرد کے لوگوں نے پڑھی۔

توضیح:۔ چونکہ حجرۂ رسولؐ میں زیادہ لوگوں کی گنجائش نہ تھی لہٰذا دس آدمیوں نے نماز پڑھی۔ سورۂ احزاب کی یہ آیت امیر المومنین نے اوّل پڑھی بعدہ نماز علیحدہ پڑھی، چونکہ نمازِ میّت سے علیحدہ چیز تھی لہٰذا خصوصیت سے اس کا ذکر کیا گیا۔

۳۶ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْ
بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ
الْمَكَانِ وَارْفَعْ قَبْرِي مِنَ الْأَرْضِ أَرْبَعَ أَصَابِعَ

۳۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسوا
قبر چار انگشت بلند کرنا اور اس پر پانی چھڑکنا۔

۳۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ،
أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَتَى الْعَبَّاسُ أَمِيرَ الْمُؤْ
أَنْ يَدْفِنُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله في بَقِيعِ الْمُصَلَّى
عليه السلام إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ
فِي الْبُقْعَةِ الَّتِي أُقْبِضَ فِيهَا، ثُمَّ قَامَ عَلَى الْبَ
عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُونَ.

ج
بسم الله الرحمن الرحيم
کتاب مستطاب
الشافی
کتاب الحجت
کتاب الایمان والکفر
ترجمہ اصول کافی جلد سوم
ناشر
ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عباس نے امیر المومنین سے کہا لوگ اس خیال سے جمع ہوئے ہیں کہ رسول اللہ کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ان میں سے کوئی نماز جنازہ کی امامت کرے، یہ سن کر امیر المومنین باہر آئے اور فرمایا لوگو! رسول اللہ جیسے زندگی میں خلق کے امام تھے مرنے کے بعد بھی ہیں انھوں نے وصیت کی ہے کہ مجھے اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں میری روح قبض ہو، پھر آپ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ وہ دس دس آئیں اور نماز جنازہ پڑھ کر باہر نکل جائیں۔

۳۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ فَوْجاً فَوْجاً ، قَالَ : وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ فِي صِحَّتِهِ وَسَلَامَتِهِ: إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ فِي الصَّلَاةِ عَلَيَّ بَعْدَ قَبْضِ اللهِ لِي: «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً» . ۵۶/۳۳۔احزاب

۳۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول خدا کی روح قبض ہوئی تو ملائکہ، مہاجرین اور انصار نے جوق در جوق آنحضرت پر نماز پڑھی امیر المومنین نے فرمایا۔ میں نے آنحضرت سے سنا ہے درآنحالیکہ حضور صحیح و سالم تھے کہ یہ آیت قبض روح کے بعد میری نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے ان اللہ و ملائکتہ الخ

۳۹ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، ... عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَامَعْنَى السَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ؟ فَقَالَ : إِ ... وَابْنَتَهُ وَابْنَيْهِ وَجَمِيعَ الْأَئِمَّةِ وَخَلَقَ شِيعَتَهُمْ أَخَذَ عَلَيْهِ ... وَأَنْ يَتَّقُوا اللهَ وَوَعَدَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُمُ الْأَرْضَ الْمُبَارَكَةَ وَا ... وَيُظْهِرَ لَهُمُ السَّقْفَ الْمَرْفُوعَ وَيُرِيحَهُمْ مِنْ عَدُوِّهِمْ وَالْ ... مَا فِيهَا لَهُمْ ، لَاشِيَةَ فِيهَا ـ قَالَ: لَاخُصُومَةَ فِيهَا ـ لِعَدُوِّهِمْ ... صلى الله عليه وآله عَلَى جَمِيعِ الْأَئِمَّةِ وَشِيعَتِهِمُ الْمِيثَاقَ بِذٰلِكَ ، وَإِنَّهُ ... لَهُ عَلَى اللهِ ، لَعَلَّهُ أَنْ يُعَجِّلَهُ جَلَّ وَ عَزَّ وَيُعَجِّلَ السَّ...

۳۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلا... فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور ان کے وصی اور ان کی بیٹی اور د...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت — کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ... ناظم آباد ... کراچی

يصلّون على النبيّ يا أيّها الّذين آمنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليماً » ، فيقول القوم كما يقول حتّى صلّى عليه أهل المدينة وأهل العوالي .

٣٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن عليّ بن سيف ، عن أبي المغرا ، عن عقبة بن بشير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال النبي صلى الله عليه وآله لعليّ عليه السلام : يا عليّ ادفنّي في هذا المكان وارفع قبري من الارض أربع أصابع ورشّ عليه من الماء

٣٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ

في الحجرة لا تعلم قد أخذ جبرئيل ببصرها ، ثمّ أدخل عشرة من المهاجرين وعشرة من الانصار فيصلّون ويخرجون حتى لم يبق أحد من المهاجرين والانصار إلّا صلّى عليه الخبر .

وقال المفيد قدّس سره في الارشاد : فلما فرغ أمير المؤمنين عليه السلام من غسله وتجهيزه تقدّم فصلّى عليه وحده ولم يشـ... المسلمون في المسجد يخوضون فيمن يؤمّهم في ... ليهم أمير المؤمنين عليه السلام فقال لهم : انّ رسول الله ... بعدفوج منكم فيصلّون عليه بغير إمام وينصرفو ... في مكان إلّا وقد ارتضاه لرمسه فيه وانّي دافنه ... نوم لذلك ورضوا به ، انتهى .

مِرآةُ العُقُول

في شَرحِ أخبارِ آلِ الرَّسُول

تأليف

العلامة شيخ الاسلام المولى محمد باقر المجلسي

قدس الله سره

وأقول : الخبر الاوّل أوثق وأوفـ...

الحديث السادس والثلاثون :

ويدلّ على استحباب رفع القبر ... ـجات ، ورشّ الماء (١) كما سيأتي في كتاب الجنا...

شرح كتاب الكافي لثقة الاسلام الكليني المتوفى سنة ٣٢٩

الحديث السابع والثلاثون : -

الجزء الخامس

والبقيع ، بفتح الباء وكسر القاف موضع فيه اروم الشجر من ضروب شتّى ،

---

(١) اي واستحباب رش الماء .

علی بن الحسینؑ نے اُن تمام حضرات کو دیکھا کہ آئے ہیں اور تمام اُمور میں مدد کر رہے ہیں۔ جب امام زین العابدینؑ نے رحلت کی امام محمد باقرؑ نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیرالمومنینؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو دیکھا کہ مدد کر رہے تھے اور جبرئیلؑ و میکائیلؑ اور روحیں اور فرشتے اُن حضراتؑ کی اعانت کر رہے تھے۔ اور جب جناب امام محمد باقرؑ کی وفات ہوئی میں نے دیکھا کہ رسولِ خدا، جناب امیرؑ، حسنؑ و حسینؑ اور امام زین العابدینؑ مدد کر رہے تھے اور فرشتے روحوں کے ساتھ اُن جناب کے غسل و کفن و دفن و نماز میں میری اعانت کر رہے تھے حکم تمام ائمہ کے لیئے جاری اور باقی ہے۔ [1]

کلینی اور شیخ طوسی وغیرہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ خدا کو تین کپڑوں میں کفن دیا ایک سرخ چادر اور دو سفید یمنی کپڑوں کا۔ نیز بسند حسن حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب عباسؓ امیرالمومنینؑ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ لوگوں نے مشورہ کر لیا ہے کہ جناب رسولؐ خدا کو بقیع میں دفن کریں گے اور ابوبکرؓ امام بن کر نماز پڑھائیں گے۔ جب اُن حضرتؑ کو یہ معلوم ہوا کہ منافقین فساد پر آمادہ ہیں تو گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ایہا الناس بیشک رسولِ خدا اپنی حیات اور وفات کے بعد ہمارے امام اور پیشوا تھے حضرتؐ نے خود فرمایا کہ میں اُسی جگہ دفن ہوں گا جہاں میری رُوح قبض کی جائے گی۔ چونکہ غصب خلافت میں اپنا مطلب نکالنا چاہتے تھے اس لیئے اس معاملہ میں لوگوں نے مضائقہ نہیں کیا اور کہا جو کچھ آپ جانتے ہیں کیجیئے۔ غرض اُن حضرتؑ نے آگے کھڑے ہو کر امامت کی اور حضرتؐ پر نماز پڑھائی۔ پھر صحابہ سے فرمایا تو دس دس افراد نے حضرتؐ کے جنازے کی نماز پڑھی۔ پھر امیرالمومنینؑ نے اُن کے درمیان کھڑے ہو کر اس آیت کی تلاوت کی:- اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (آیت ۵۶ سورۃ احزاب پ ۲۲) یقیناً اللہ اور اُس کے فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی حضرتؐ پر درود اور سلام بھیجتے رہو۔" پھر ان لوگوں نے یہ آیت پڑھی اور حضرت رسولِ خدا پر صلوٰۃ بھیجی اور باہر چلے گئے یہاں تک کہ اہل مدینہ اور مدینہ کے اطراف کے لوگوں نے صلوات بھیجی۔

شیخ طبرسی نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ دس دس افراد داخل ہوتے تھے اور آنحضرتؐ پر بغیر امام کے نماز پڑھتے تھے۔ اسی طرح تمام دن دوشنبہ کا اور سہ شنبہ کی رات صبح تک اور سہ شنبہ کا تمام دن شام تک مدینہ اور اطراف مدینہ کے ہر خورد و بزرگ اور مردوں اور عورتوں نے آنحضرتؐ پر نماز پڑھی۔

کلینی نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی آپ پر تمام فرشتوں نے اور مہاجرین و انصار نے قطار در قطار نماز پڑھی۔ امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں کہ

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ اُن حدیثوں سے جو گزریں کہ جبرئیلؑ نے فرمایا کہ آئندہ زمین پر نازل نہ ہوں گا شاید یہ مُراد ہو کہ میں وحی لے کر نازل نہ ہوں گا تاکہ یہ حدیثیں اُن کے برعکس نہ ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد زمین پر نہ آئے ہوں اور ہوا پر یہ امور انجام دیتے ہوں۔ ۱۲

(واللہ تعالیٰ یعلم)

ہے میں وہاں دفن ہونگا۔ جہاں میری روح قبض کی جائے۔ اس وقت اس وجہ سے یہ لوگ اپنا کام نکال چکے

1

تھے۔ اس امر میں بارج اور مانع نہ ہوئے اور کہا۔ جو بہتر جانو وہ کرو جناب امیرؑ دروازے کے آگے کھڑے ہوئے۔ اور حضرت کی نماز پڑھی۔ اور اس کے بعد اصحاب کو اجازت دی۔ دس دس نفر داخل ہوتے اور گرد جنازہ کے کھڑے ہوتے تھے اور جناب امیرؑ ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھتے تھے۔ ان اللہ وملائکتہٗ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ اور یہ لوگ بھی یہی آیت پڑھتے تھے اور درود حضرت پر بھیجتے اور باہر جاتے تھے یہاں تک کہ جمیع اہل مدینہ و اطراف مدینہ نے درود بھیجا اور طبرسیؒ نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ دس دس آدمی جاتے اور بغیر امام نماز پڑھتے تھے بروز شنبہ اور شب سہ شنبہ سے صبح تک اور صبح سہ شنبہ سے شام تک یہاں تک کہ جمیع خرد و بزرگ و مرد و زن مدینہ و اطراف مدینہ سب نے اسی طرح حضرت پر نماز پڑھی۔ اور کلینیؒ نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے انتقال کیا۔ جمیع ملائکہ۔ مہاجرین و انصار فوج فوج آئے اور نماز پڑھنے لگے۔ اب جناب امیرؑ نے فرمایا حضرت رسولؐ نے حالت صحت میں فرمایا۔

2

کہ آئیہ مذکورہ مجھ پر نماز پڑھنے کے بارہ میں بعد میری رحلت کے نازل ہوا۔ اور طبرسیؒ نے بسند معتبر آنحضرتؐ روایت کی ہے کہ جب جناب امیرؑ نے حضرت کو غسل دیا۔ ایک کپڑا حضرت کے منہ کے اوپر ڈال دیا۔ اور گھر میں لٹا دیا۔ جو گروہ آتا تھا۔ حضرت کے گرد کھڑا ہو کر درود بھیجتا تھا۔ اور نماز پڑھتا تھا۔ اور پھر باہر چلا جاتا تھا۔ اس کے بعد دوسرا گروہ آتا تھا۔ جب سب نماز سے فارغ ہوئے۔ جناب امیرؑ داخل قبر آنحضرتؐ ہوئے اور فضل بن عباس کو بھی قبر میں لے گئے۔ جب جناب امیرؑ نے حضرت کو ہاتھوں میں لیا۔ کہ قبر میں اُتاریں۔ ناگاہ ایک مرد انصاری نے

گروہ بنی خیلا سے جس کا نام اوس بن خولی ... قسم دیتا ہوں ہمارے
حق کو قطع اور ہماری خدمت کو فراموش ... ز کرو۔ یہ سنکر جناب امیرؑ نے اسکو
بلایا۔ اور داخل قبر کیا۔ اور وہ شخص جنگ بد ... رت کا کس جگہ رکھا تھا۔
جناب امیرؑ نے فرمایا۔ قبر کے پائنتی رکھا تھا۔ ... کتاب سلیم بن قیس ہلالی
میں سلمان فارسی سے روایت ہے کہ جب ج ... مجھے اور ابوذر۔ مقداد۔
اور فاطمہؑ و حسنینؑ کو گھر میں لے گئے اور آپ آ ... اور حضرت پر نماز
پڑھی۔ عائشہ وہاں موجود تھی۔ مگر ہمارے نما ... ل اس کی آنکھیں ڈھانپتے
تھے۔ پس دس دس نفر کو داخل حجرہ فرماتے ... اجرین و انصار بھی فارغ
ہوگئے۔ اور نماز حضرت پر وہ تھی جو جناب ام ... عمار بن یاسر سے
روایت ہے کہ جب وقت وفات حضرت ہو ... گے۔ پس فرمایا۔ تو میرا

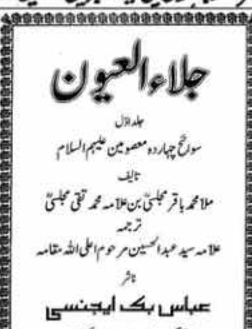
جلاء العیون
جلد اول
سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام
تالیف
ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ
ترجمہ
علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ
ناشر
عباس بک ایجنسی
رستم نگر درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ (انڈیا)
فون نمبر - 260756, 269598
مارچ 2001
ہدیہ -/

الحبشية لولا كتاب من الله سبق وعهد من رسول الله تقدَّم لأُريك أينا أضعف ناصراً وأقل عدداً .

ثم التفت إلى أصحابه فقال : انصرفوا رحمكم الله ، فوالله لا دخلت المسجد إلا كما دخل أخواي موسى وهارون ، إذ قال له أصحابه : ﴿ فاذهب أنت وربك فقاتلا إنا ههنا قاعدون ﴾[1] والله لادخلته إلا لزيارة رسول الله (ص) أو لقضية أقضيها فإنَّه لا يجوز بحجة أقامها رسول الله (ص) أن يترك الناس في حيرة .

وعن عبد الله بن عبد الرَّحمان قال : ثم إنَّ عمر احتزم بأزاره وجعل يطوف بالمدينة وينادي : ألا إنَّ أبا بكر قد بويع له فهلموا إلى البيعة ، فينثال[2] الناس يبايعون ، فعرف أنَّ جماعة في بيوت مستترون ، فكان يقصدهم في جمع كثير ويكبسهم ويحضرهم المسجد فيبايعون حتى إذا مضت أيام أقبل في جمع كثير إلى منزل علي (ع) فطالبه بالخروج فأبى ، فدعا عمر بحطب ونار وقال : والذي نفس عمر بيده ليخرجن أو لأحرقنَّه على ما فيه . فقيل له : إنَّ فاطمة بنت رسول الله وولد رسول الله وآثار رسول الله (ص) فيه ، وأنكر الناس ذلك من قوله .

فلما عرف انكارهم قال : ما بالكم أتروني فعلت ذلك إنَّما أردت التهويل ، فراسلهم علي أن ليس إلى خروجي حيلة لأنِّي في جمع كتاب الله الذي قد نبذتموه وألهتكم الدنيا عنه ، وقد حلفت أن لا أخرج من بيتي ولا أدع ردائي على عاتقي حتى أجمع القرآن .

قال : وخرجت فاطمة بنت رسول الله (ص) إليهم فوقفت خلف الباب ثم قالت : لا عهد لي بقوم أسوأ محضراً منكم ، تركتم رسول الله (ص) جنازة بين أيدينا وقطعتم أمركم فيما بينكم ولم تؤمِّرونا ولم تروا لنا حقاً ، كأنَّكم لم تعلموا ما قال يوم غدير خم ، والله لقد عقد له يومئذ الولاء ليقطع منكم بذلك منها الرجاء ولكنَّكم قطعتم الأسباب بينكم وبين نبيِّكم ، والله حسيب بيننا وبينكم في الدنيا والآخرة .

وفي رواية سليم بن قيس الهلالي[3] عن سلمان الفارسي رضي الله عنه أنَّه قال : أتيت عليّاً (ع) وهو يغسِّل رسول الله (ص) ، وقد كان أوصى أن لا يغسِّله غير علي (ع) وأخبر أنَّه لا يريد أن يقلب منه عضواً إلا قلب له ، وقد قال أمير المؤمنين (ع) لرسول الله (ص) : من يعينني على غسلك يا رسول الله ؟ قال جبرئيل .

فلما غسَّله وكفَّنه أدخلني وأدخل أبا ذر والمقداد وفاطمة وحسناً وحسيناً (ع) فتقدَّم وصففنا خلفه فصلَّى عليه وعائشة في الحجرة لا تعلم قد أخذ جبرئيل ببصرها ثم أدخل عشرة من المهاجرين وعشرة من الأنصار فيصلُّون ويخرجون ، حتى لم يبق من المهاجرين والأنصار إلا صلَّى عليه .

پاس داخل ہوئے بعد کو عورتیں' عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مثل حدیث ابن ابی سبرہ (جو اوپر مذکور ہے) مروی ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوشنبہ کو آفتاب ڈھلنے سے سہ شنبہ کو آفتاب ڈھلنے تک تابوت میں رہے' لوگوں نے آپ ﷺ کے تابوت پر جو آپ کی قبر کے کنارے سے قریب تھا نماز پڑھی' جب انہوں نے آپ کو قبر میں اتارنے کا ارادہ کیا تو تابوت کو آپ ﷺ کے پائوں کی جانب سرکا دیا اور اسی جگہ سے آپ ﷺ داخل کر دیئے گئے' آپ کی قبر میں عباس بن عبدالمطلب فضل بن عباس' قثم بن ابی طالب اور شقران رضی اللہ عنہم داخل ہوئے۔

علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ تابوت میں رکھ دیئے گئے' تو میں نے کہا کہ کوئی شخص آپ ﷺ کے آگے کھڑا نہ ہو' شاید وہی تمہاری امامت کریں جو تمہارے زندہ و مردہ کے امام تھے' لوگ ایک ایک گروہ کر کے داخل ہوتے تھے اور ایک ایک صف کر کے اس طرح آپ ﷺ پر نماز پڑھتے تھے کہ ان کا کوئی امام نہ تھا' لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور میں رسول اللہ ﷺ کے قریب کھڑا ہوا یہ کہہ رہا تھا:

(سلام علیك ایها النبی ورحمة اللّٰه وبركاته اللّٰهم انا نشهدان قد بلغ ما انزل اللّٰه ونصح لامته وجاهد فی سبیل اللّٰه حتٰی اعز اللّٰه دینه وتمت كلمته اللّٰهم فاجعلنا ممن یتبع ما انزل اللّٰه الیه و ثبتنا بعده واجمع بیننا وبینه).

''اے نبی سلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' اے اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ پر جو کچھ نازل کیا گیا وہ آپ ﷺ نے پہنچا دیا' اور اپنی امت کی خیر خواہی کی' اللہ کے راستے میں یہاں تک جہاد کیا کہ اللہ نے اپنا دین غالب کر دیا اور اس کی بات پوری ہو گئی' اے اللہ ہمیں ان لوگوں میں کر جو لوگ کہ جو کچھ آپ ﷺ پر نازل کیا گیا اس کی پیروی کرتے ہیں' آپ ﷺ کے بعد ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں آپ کو جمع کر دے''۔

لوگ آمین کہہ رہے تھے یہاں تک کہ مردوں نے آپ ﷺ پر نماز پڑھی پھر عورتوں نے اور بچوں نے۔

عمر بن محمد بن عمرو نے اپنے والد سے روایت کی کہ سب سے پہلے جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے وہ بنی ہاشم تھے' پھر مہاجرین اور انصار' پھر اور لوگ یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گئے تو عورتیں اور بچے۔

جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ پر بغیر امام کے اس طرح نماز پڑھی گئی کہ مسلمان گروہ گروہ ہو کر پاس آتے نماز پڑھتے' جب فارغ ہوتے تو عمر رضی اللہ عنہ ندا دیتے کہ جنازہ اور اہل جنازہ کو چھوڑ دو۔

روضۂ انور (آرام گاہ رسالت مآب ﷺ):

عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کے اصحاب باہم مشورہ کرنے لگے کہ آپ کو کہاں دفن کریں' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کو وہیں دفن کرو جہاں اللہ نے آپ کو وفات دی' فرش اٹھایا گیا اور آپ ﷺ اس کے نیچے دفن کیے گئے۔

ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن و یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے مروی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں دفن

مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ ﴿وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾ [آل عمران: ۱۴۴] قَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَكَاَنِّىْ لَمْ اَقْرَاْهَا اِلَّا يَوْمَئِذٍ.

اللہ تعالیٰ زندہ ہیں مرے نہیں اور جو محمدؐ کی بندگی کرتا تھا تو محمدؐ کا انتقال ہو چکا (پھر یہ آیت پڑھی) ''اور محمدؐ پیغمبر ہی تو ہیں ان سے قبل بہت سے پیغمبر ہو گزرے پھر اگر ان کا انتقال ہو جائے یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم ایڑیوں کے بل واپس ہو جاؤ گے اور جو اپنی ایڑیوں کے بل واپس ہو جاؤ گے تو وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ تعالیٰ جزا دیں گے شکر کرنے والوں کو'' حضرت عمرؓ: فرماتے ہیں گویا یہ آیت میں نے اسی دن سمجھی۔

۱۶۲۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ اَنْبَاَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا اَبِىْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِىْ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا اَرَادُوْا اَنْ يَّحْفِرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثُوْا اِلٰى اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ كَانَ يَضْرَحُ كَضَرِيْحِ اَهْلِ مَكَّةَ وَبَعَثُوْا اِلٰى اَبِىْ طَلْحَةَ وَ كَانَ هُوَ الَّذِىْ يَحْفِرُ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ كَانَ يَلْحَدُ فَبَعَثُوْا اِلَيْهِمَا رَسُوْلَيْنِ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ خِرْ لِرَسُوْلِكَ فَوَجَدُوْا اَبَا طَلْحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجِيْءَ بِهِ وَ لَمْ يُوْجَدْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا فَرَغُوْا مِنْ جِهَازِهٖ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فِىْ بَيْتِهٖ ثُمَّ دَخَلَ النَّاسُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَالًا يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا فَرَغُوا اَدْخَلُوا النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا فَرَغُوْا اَدْخَلُوا الصِّبْيَانَ وَ لَمْ يَؤُمَّ النَّاسَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ لَقَدِ اخْتَلَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فِى الْمَكَانِ الَّذِىْ يُحْفَرُ لَهٗ فَقَالَ قَائِلُوْنَ يُدْفَنُ فِىْ مَسْجِدِهٖ وَ قَالَ قَائِلُوْنَ يُدْفَنُ مَعَ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا قُبِضَ نَبِىٌّ اِلَّا دُفِنَ حَيْثُ يُقْبَضُ فَلَا فَرَفَعُوْا فِرَاشَ

۱۶۲۸: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب صحابہؓ رسول اللہؐ کے لئے قبر کھودنے لگے تو حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کی طرف آدمی بھیجا اور وہ اہل مکہ کی طرح صندوقی قبر کھودتے تھے اور ابوطلحہؓ کی طرف بھی آدمی بھیجا وہ اہل مدینہ کے لئے بغلی قبر کھودا کرتے تھے۔ غرض صحابہؓ نے دونوں کی طرف بلاوا بھیجا اور یہ کہنے لگے: اے اللہ! رسول اللہؐ کے لئے (بہتر صورت کو) اختیار فرما لیجئے۔ آخر ابوطلحہ ملے وہ آئے اور ابوعبیدہؓ نہ ملے تو رسول اللہؐ کے لئے بغلی قبر کھودی گئی۔ جب منگل کے روز رسول اللہؐ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو آپؐ کے گھر میں تخت پر رکھا گیا پھر لوگ فوج در فوج آپؐ کے گھر جا کر نماز پڑھتے رہے جب مرد فارغ ہو گئے تو عورتوں کو موقع دیا جب عورتیں فارغ ہو گئیں تو بچوں کو موقع دیا۔ آپؐ کے جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کی (بلکہ لوگوں نے فرداً فرداً نماز جنازہ پڑھی) پھر مقام تدفین کے بارے میں لوگوں کی رائے مختلف ہوئی۔ بعض نے کہا کہ آپؐ کو مسجد نبوی میں دفن کیا جائے اور بعض نے کہا کہ صحابہؓ کے ساتھ ہی دفن کیا جائے۔ تو ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا جس نبی کا بھی انتقال ہوا تو اس کو وہیں دفن کیا گیا جہاں اس کا انتقال ہوا۔ حضرت ابن عباسؓ

۱۵۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ الزُّهْرِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّهُ قَالَ اَلْحِدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَى اللَّبِنِ نَصْبًا لَمَا فُعِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

۱۵۵۶ : حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے لئے لحد بنانا اور کچی اینٹوں سے اس کو بند کر دینا۔ جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ لحد: بغلی قبر کو کہتے ہیں اور شق صندوقی قبر کو کہتے ہیں جو بعض علاقوں میں بہت معروف ہے۔ لحد اس لیے اولیٰ ہے کہ اس میں مردے پر مٹی نہیں گرتی جو ادب کا تقاضا ہے۔

۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّقِّ

باب: شق (صندوقی قبر)

۱۵۵۷ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا هَاشِمُ ابْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَلْحَدُ وَاٰخَرُ يَضْرَحُ فَقَالُوْا نَسْتَخِيْرُ رَبَّنَا وَ نَبْعَثُ اِلَيْهِمَا فَاَيُّهُمَا سَبَقَ تَرَكْنَاهُ فَاُرْسِلَ اِلَيْهِمَا فَسَبَقَ صَاحِبُ اللَّحْدِ فَلَحَدُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۵۷ : حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا مدینہ میں ایک صاحب لحد بناتے تھے اور دوسرے صاحب صندوقی قبر۔ تو صحابہ نے کہا ہم اپنے ربّ سے استخارہ کرتے ہیں اور دونوں کی طرف آدمی بھیجتے ہیں سو جو پہلے آیا ہم اسے موقع دیں گے تو لحد بنانے والے صاحب پہلے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد بنائی۔

۱۵۵۸ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ زَيْدٍ عُبَيْدُ بْنُ طُفَيْلٍ الْمُقْرِئُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اخْتَلَفُوْا فِي اللَّحْدِ وَالشَّقِّ حَتّٰى تَكَلَّمُوْا فِيْ ذٰلِكَ وَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمْ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَصْخَبُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَاَرْسَلُوْا اِلَى الشَّقَّاقِ وَاللَّاحِدِ جَمِيْعًا فَجَاءَ اللَّاحِدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دُفِنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۵۸ : حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ کا وصال ہوا تو صحابہ میں اختلاف ہوا کہ لحد بنائیں یا صندوقی قبر اس بارے میں گفتگو کے دوران آوازیں بلند ہوگئیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا نبی ﷺ کے پاس شور نہ کرو نہ زندگی میں نہ وفات کے بعد یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔ آخر لوگوں نے لحد بنانے والے اور صندوقی قبر بنانے والے دونوں کی طرف آدمی بھیجا تو لحد بنانے والے صاحب (پہلے) آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد بنائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا۔

۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَفْرِ الْقَبْرِ

باب: قبر گہری کھودنا

۱۵۵۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ

۱۵۵۹ : حضرت ادرع سلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات نبیؐ کی چوکیداری کیلئے آیا تو ایک صاحب کی قرأت

کتاب "حقانیت اہلسنت" زیر طبع

مناظر اسلام امام اہلسنت حضرت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ حضرت شہیدؒ نے اپنے درس تدریس و خطابت میں ایسے علمی جواہر بیان کرتے تھے کہ اگر ان علمی جواہر کو سمیٹا جائے تو کئی صدیاں گذر جائیں گی۔ ان علمی جواہر میں سے حضرت حیدری شہیدؒ کے کچھ بیانات جو اہلسنت کی حقانیت پر قرآن کریم کی چند آیات سے استدلال کیا ہے، کہ ان آیات کو اگر ماننا ہے تو سُنی بننا ہو گا، جیسے آیت استخلاف، آیت تمکین، آیت اظہار دین، آیت دعوت اعراب وغیرہ۔